ہفتہ 5 جون 2004ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ

C.P.L 29 ٹیلی فون نمبر 213029

الفضل

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

Web:http://www.alfazal.com
Email:editor@alfazal.com

ہفتہ 5 جون 2004ء 16 ربیع الثانی 1425 ہجری - 5 احسان 1383 ہش جلد 54-89 نمبر 122

احتیاط اور تقویٰ

آنحضرت ﷺ نے فرمایا:

بعض اوقات گھر میں بستر پر یا کسی اور جگہ کوئی کھجور پڑی ملتی ہے میں اٹھاتا ہوں اور بھوک کی وجہ سے کھانے لگتا ہوں۔ مگر خیال آتا ہے کہ کہیں صدقہ کی نہ ہو۔ تب اس کے کھانے کا ارادہ ترک کردیتا ہوں۔

(صحیح بخاری کتاب اللقطه باب اذا وجد تمرة فی الطریق حدیث نمبر:2253)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقویٰ اللہ ہر ایک عمل کی جڑ ہے جو اس سے خالی ہے وہ فاسق ہے۔ تقویٰ سے زینت اعمال پیدا ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے اور اسی کے ذریعہ وہ اللہ تعالیٰ کا ولی بن جاتا ہے۔(۔)

کامل طور پر جب تقویٰ کا کوئی مرحلہ باقی نہ رہے تو پھر یہ اولیاء اللہ میں داخل ہو جاتا ہے اور تقویٰ حقیقت میں اپنے کامل درجہ پر ایک موت ہے کیونکہ جب نفس کی سارے پہلوؤں سے مخالفت کرے گا تو نفس مرجاوے گا۔ اسی لئے کہا گیا ہے کہ موتوا قبل ان تموتوا نفس تو سن گھوڑے کی طرح ہوتا ہے اور جو لذت تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہے اس سے بالکل ناآشنا ہوتا ہے۔ جب اس پر موت آجاوے گی تو چونکہ خلا محال ہے اس لئے دوسری لذات جو تبتل اور انقطاع میں ہوتی ہیں شروع ہو جائیں گی۔ یہی وہ بات ہے جس کی ہماری ساری جماعت کو ہر وقت مشق کرنی چاہئے۔ جیسے بچے جب تختیوں پر بار بار لکھتے ہیں تو آخر خوش نویس ہو جاتے ہیں۔

مجاہدہ سے مراد یہی مشق ہے کہ ایک طرف دعا کرتا رہے دوسری طرف کامل تدبیر کرے۔ آخر اللہ تعالیٰ کا فضل آجاتا ہے اور نفس کا جوش و خروش دب جاتا اور ٹھنڈا ہو جاتا ہے اور ایسی حالت ہو جاتی ہے جیسے آگ پر پانی ڈال دیا جاوے۔ بہت سے انسان ہیں جو نفس امارہ ہی میں مبتلا ہیں۔

(ملفوظات جلد سوم ص 570)

یاد رکھو کہ کوئی پاک نہیں ہو سکتا جب تک خدا اسے پاک نہ کرے جب تک اتنی دعا نہ کرے کہ مرجاوے تب تک سچی تقویٰ حاصل نہیں ہوتی۔ اس کے لئے دعا سے فضل طلب کرنا چاہئے۔ اب سوال ہو سکتا ہے کہ اسے کیسے طلب کرنا چاہئے تو اس کے لئے تدبیر سے کام لینا ضروری ہے جیسے ایک کھڑکی سے اگر بدبو آتی ہے تو اس کا علاج یہ ہے کہ یا اس کھڑکی کو بند کرے یا بدبودار شئے کو اٹھا کر پھینک دے۔ پس کوئی اگر تقویٰ چاہتا ہے اور اس کے لئے تدبیر سے کام نہیں لیتا تو وہ بھی گستاخ ہے کہ خدا کے عطا کردہ قویٰ کو بیکار چھوڑتا ہے۔ ہر ایک عطاء الٰہی کو اپنے محل پر صرف کرنا اس کا نام تدبیر ہے جو ہر ایک (۔) کا فرض ہے۔ ہاں جو نری تدبیر پر بھروسہ کرتا ہے وہ بھی مشرک ہے اور اسی بلا میں مبتلا ہو جاتا ہے جس میں یورپ ہے تدبیر اور دعا دونوں کا پورا حق ادا کرنا چاہئے تدبیر کر کے سوچے اور غور کرے کہ میں کیا شئے ہوں۔ فضل ہمیشہ خدا کی طرف سے آتا ہے۔ ہزار تدبیر کرو ہرگز کام نہ آوے گی جب تک آنسو نہ بہیں۔ سانپ کے زہر کی طرح انسان میں زہر ہے اس کا تریاق دعا ہے جس کے ذریعہ سے آسمان سے چشمہ جاری ہوتا ہے۔ جو دعا سے غافل ہے وہ مارا گیا۔ ایک دن اور رات جس کی دعا سے خالی ہے وہ شیطان سے قریب ہوا۔ ہر روز دیکھنا چاہئے کہ جو حق دعاؤں کا تھا وہ ادا کیا ہے کہ نہیں۔ نماز کی ظاہری صورت پر اکتفا کرنا نادانی ہے۔ اکثر لوگ رسمی نماز ادا کرتے ہیں اور بہت جلدی کرتے ہیں جیسے ایک ناواجب ٹیکس لگا ہوا ہے۔ بعض لوگ نماز تو جلدی پڑھ لیتے ہیں لیکن اس کے بعد دعا اس قدر لمبی مانگتے ہیں کہ نماز کے وقت سے دگنا تگنا وقت لے لیتے ہیں حالانکہ نماز تو خود دعا ہے .... چاہئے کہ اپنی نماز کو دعا سے مثل کھانے اور سرد پانی کے لذیذ اور مزیدار کرلو اور ایسا نہ ہو کہ اس پر ویل ہو۔

(ملفوظات جلد سوم ص 591)

خصوصی درخواست دعا

احباب جماعت سے جملہ اسیران راہ مولا کی جلد اور باعزت رہائی نیز مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کے لئے درمندانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل و کرم سے ان بھائیوں کو اپنی حفظ و امان میں رکھے ہر شر سے بچائے۔

عطایا برائے گندم

ہر سال مستحقین میں گندم بطور امداد تقسیم کی جاتی ہے۔ اس کار خیر میں ہر سال بڑی تعداد میں مخلصین جماعت حصہ لیتے ہیں۔ لہٰذا ہمدرد مخلصین جن کو اللہ تعالیٰ نے اپنی نعمتوں اور برکتوں سے نوازا ہے۔ ان کی خدمت میں درخواست ہے کہ اس کار خیر میں فراخ دلی سے حصہ لیں۔ جملہ نقد عطایا بمد گندم کھاتہ نمبر 4550/3-981 معرفت افسر صاحب خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ ارسال فرمائیں۔

(صدر کمیٹی امداد مستحقین جلسہ سالانہ ربوہ)

نتیجہ مضمون نویسی سہ ماہی دوم 2004ء

بعنوان "MTA"

مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان

اول۔ مکرم خرم منیب صاحب۔ ماڈل ٹاؤن لاہور
دوم۔ مکرم قیصر محمود صاحب دارالعلوم جنوبی ربوہ
سوم۔ مکرم فراست احمد راشد صاحب طاہر ہوسٹل ربوہ
چہارم۔ مکرم مرزا عرفان قیصر صاحب۔ ناصر ہوسٹل ربوہ
پنجم۔ مکرم راجہ بصیر احمد ابصار صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ
ششم۔ مکرم افتخار احمد حیدر صاحب۔ جھنگ صدر
ہفتم۔ مکرم ناصر محمود صاحب۔ فیصل ٹاؤن لاہور
ہشتم۔ مکرم ڈاکٹر ظہیر احمد طاہر صاحب ڈیریانوالہ ناروال
نہم۔ مکرم مبارک احمد فرخ صاحب۔ دارالصدر شمالی ربوہ
دہم۔ مکرم طارق منصور صاحب لاٹھیانوالہ فیصل آباد

(مہتمم تعلیم)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر (نمبر 303)

لیکھرام کے ساتھ مباحثہ

حضرت صوفی نبی بخش صاحب ملازم دفتر اگزیمینر صاحب بہادر ریلوے لاہور کی خودنوشت ڈائری کا ایک قیمتی ورق:۔

حمد و نعت کے بعد قارئین کرام کی خدمت بابرکت میں عرض پرداز ہے کہ پنڈت لیکھرام نے (جو آریہ سماج کا سرگرم اپدیشک اور دین ......اور سرور کائنات محمد مصطفی ﷺ کا بدترین دشمن تھا) شروع 1897ء میں آریہ سماج وچھووالی لاہور کے مندر میں ہستی باری تعالیٰ اور اس کی صفات پر قریباً دو ہفتہ تک اس عاجز کے ساتھ بحث جاری رکھی۔

چونکہ رمضان شریف قریب آ رہا تھا اور لازمی امر یہ تھا کہ اس مبارک ماہ میں بحث کو ملتوی کیا جائے اس لئے آخری بحث سے ایک رات پہلے خاکسار نے جناب الٰہی میں نہایت خلوص دل سے دعا کی کہ بجز تیری تائید غیبی اور امداد...... کے کوئی بھی ہمارا معاون و مدد نہیں۔ اس لئے تو خود ہی ایسا مضمون لکھا کہ آریہ سماج کے مندر میں سنایا جائے اور جس سے دین ...... کی حقیقت لوگوں پر اظھر من الشمس ظاہر ہو اور جاء الحق و زھق الباطل کا نظارہ علی الاعلان نظر آئے اور جس سے ثابت ہو جائے کہ دین (مصطفیٰ) ہی ایک ایسا مذہب ہے جو خدا تعالیٰ کو پسندیدہ ہے اور اس کے سوا کوئی مذہب بھی خدا تعالیٰ کو پسندیدہ نہیں۔ اس دعا کے بعد میں سو گیا اور جب رات کے ساڑھے بارہ بجے تو میں خواب سے بیدار ہوا اور مجھے محسوس ہوا کہ میرے اندر ایک ایسی فوق العادت طاقت موجود ہے جس سے پہلے میں کبھی آشنا نہ تھا اور اپنے وجود کو روزمرہ کی عادت کے خلاف چست و چالاک اور مستعد پایا اور باوجود نیم شب ہونے کے بعد میرا دماغ نیند کے غلبہ سے بالکل پاک اور صاف تھا اور کسی قسم کی اس میں غنودگی نہ تھی جب میں نے مضمون لکھنے کا ارادہ کیا تو میں کیا دیکھتا ہوں کہ آسمان سے ایک نور نازل ہو رہا ہے جس نے مجھے چاروں طرف سے احاطہ کر لیا ہے اور بجبوری ایسی حالت ہو گئی تھی جیسے صوفیا مراقبہ میں بیٹھتے ہیں۔

اس کے بعد جب میں نے مضمون لکھنے کیلئے قلم اٹھایا تو میرے دل میں ڈالا گیا کہ مضمون سے پہلے ایک نظم بھی لکھی جائے کیونکہ وہ بھی پبلک کی توجہ اور کشش کا باعث ہوا کرتی ہے۔ لیکن ساتھ ہی اس فکر میں تھا کہ کس زمین میں یہ نظم لکھی جائے تا کہ لوگوں کو اس مضمون کی طرف توجہ پیدا ہو۔ اسی حالت میں میں نے معلوم کیا کہ میرے سینہ کے اندر ایک خاص قسم کی تبدیلی واقع ہوئی ہے اور ایک غیبی آواز ہے جو کہہ رہی ہے تم لکھو ہم لکھاتے ہیں۔ اس غیبی آواز کی وساطت سے میں نے ایک مسدس لکھی جس کے چودہ بند ہیں ......اس جگہ اس امر کا بھی اظہار کر دینا ضروری ہے کہ آریہ سماج وچھووالی لاہور میں کسی کو نظم پڑھنے کی اجازت نہ تھی لیکن اس دن خدا تعالیٰ کی قدرت اور تصرف کے ساتھ پریذیڈنٹ ڈیبیٹنگ کلب بعارضہ بخار سماج میں نہ آ سکا اور اس کی بجائے جو شخص پریذیڈنٹ منتخب کیا گیا وہ ہمارے دفتر میں ملازم ہونے کے سبب ہم سے تعارف رکھتا تھا اس لئے اس نے نظم پڑھنے کی اجازت دی۔ خاکسار نے اس مسدس کے چند شعر پڑھے تھے کہ پنڈت لیکھرام جو اس وقت سماج میں خاکسار کے مقابل پر کچھ فاصلہ پر بیٹھا ہوا تھا ان اشعار کے سننے کے بعد یکدم سخت براوختہ ہو کر اپنی جگہ سے اٹھا اور آریہ سماج کے ہال کے عین وسط میں بلند آواز سے کہنے لگا اس نظم کو بند کرا دو۔ بند کرا دو۔

کیونکہ ہر ایک مصرعہ سننے کے بعد اس کے دل پر ایک ہیبت چھا رہی تھی جس سے وہ بار بار شور کر رہا تھا یہاں تک کہ وہ میرے پاس آ کر کھڑا ہوا اور کہنے لگا کہ تم یہاں بحث کرنے آئے ہو یا لوگوں کو...... کرنے کے لئے۔ میں نے کہا کہ ہر دو فریق اپنا اپنا فرض منصبی ادا کر رہے ہیں حق پر وہ سمجھا جائے گا جس کی خدا تائید کرے۔

اس کے بعد میں نے خدا تعالیٰ کے دو اسمائے اعظم یعنی الرحمن اور الرحیم کی تفسیر پڑھ کر سنائی جس کو میں نے براہین احمدیہ سے جو حضرت مسیح موعود...... کی سب سے پہلی تصنیف ہے اخذ کیا اور ان ہر دو اسمائے حسنٰی سے ثابت کیا کہ انبیاء کا بھیجنا خدا تعالیٰ کا کام ہے اور انسان کی سچی محنت کا پھل دینے والا بھی وہی ہے۔ صادقوں کی حمایت میں وہ ہر وقت تیار ہے اور انہیں کی حمایت کرتا ہے اور کاذبوں کو ان کے مقابلہ میں ذلیل اور خوار کرتا ہے۔ آخر میں ایک وقت ایسا آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جلشانہ مومنوں کی تائید فرماتا ہے اور ظلمت کو دور کر کے نور کو اس کی جگہ پھیلاتا ہے اور دنیا پر خود بخود عیاں ہوتا ہے کہ کون مذہب خدا تعالیٰ کی طرف سے ہے اور کس نبی کی اطاعت سے انسان خدا کو پا سکتا ہے۔

اس مضمون کا سبھی سامعین کے دل پر سخت گہرا اثر ہوا اور مضمون کے ختم ہونے کے بعد ایک ہندوستانی سب انجینئر صاحب جو برہمو سماج سے تعلق رکھتے تھے اٹھ کر فرمانے لگے کہ صاحبان نظم تو آپ نے بند کرا دی۔ نثر میں کونسی کمی تھی جس کو آپ نے خاموشی سے سنا۔ رمضان شریف کی عید کے دوسرے دن پنڈت لیکھرام بموجب پیشگوئی حضرت مسیح موعود قتل کیا گیا اور اپنے خون سے صداقت (دین حق) پر مہر کر گیا۔ فالحمدللہ علیٰ ذالک۔

حضرت صوفی صاحب اس کے بعد تحریر فرماتے ہیں:۔

"یہ نظم عرصہ تک میرے پاس محفوظ رہی یہاں تک کہ مجھے افریقہ کا سفر درپیش ہوا۔ تین سال کی ملازمت کے بعد جب میں سفر سے واپس آیا اور چند دن تک قادیان میں رہنے کا اتفاق ہوا تو اسی زمانہ میں میاں محمد افضل صاحب احمدی مرحوم نے جو افریقہ میں ہمارے ساتھ رہے تھے البدر جاری کیا اور خاکسار کو بھی فرمائش کی کہ آپ بھی کبھی کبھی اخبار کی اعانت کیلئے مضمون بھیجا کریں۔ میں نے عرض کیا کہ مجھ میں لیاقت تو نہیں لیکن کوشش کروں گا۔ بالفعل میرے پاس ایک نظم ہے جو میں نے آریہ سماج وچھووالی لاہور میں پنڈت لیکھرام کے مقابلہ میں پڑھی تھی اگر آپ چاہیں تو اس کو شائع کر دیں چنانچہ یہ نظم انہوں نے مجھ سے لی اور اطمینان خاطر کے لئے آپ نے مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی خدمت میں پیش کی اور عرض کیا کہ اگر کوئی مناسب اصلاح چاہیں تو کر دیں۔ آپ نے اپنے ذوق کے مطابق کچھ اصلاح فرمائی اور پڑھ کر بہت خوش ہوئے اس کے بعد نماز مغرب خاکسار نے یہ مسدس حضرت اقدس مسیح موعود کے دربار میں پڑھ کر سنائی۔ حضور نے ان اشعار کو از حد پسند فرمایا اور کئی بار حضرت مولانا مولوی نور الدین صاحب کی طرف مخاطب ہو کر فرمایا کہ دیکھئے مولوی صاحب اس نظم میں شوکت الفاظ کتنی ہے۔

(ریکارڈ شعبہ تاریخ احمدیت)

غزل

آپ نے کہنا تھا جو کچھ بن کہے ہم پا گئے
بات کس خوبی سے تیور آپ کے سمجھا گئے

ہم نے دنیا کو ہی جنت جان کر اپنا لیا
اور اچھے لوگ لے کر وعدۂ فردا گئے

وہ کبھی دل کی کلی پر آئے شبنم کی طرح
ان کی یاد آئی تو ساتھ آنکھوں میں آنسو آ گئے

رونق محفل بجا لیکن یہ کیا دستور ہے
آنے جانے والے تنہا آئے اور تنہا گئے

منزل جاناں تو تھی اک بحر ناپیدا کنار
ہم کناروں سے گزر کر صورتِ دریا گئے

رہگذر تیری تو ہے ناہیؔد اک سیدھی لکیر
اور اک وہ ہیں کہ جب چاہا جدھر چاہا گئے

عبدالمنان ناہیؔد

پبلشر آغا سیف اللہ، پرنٹر سلطان احمد ڈوگر مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دار النصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت تین روپے پچاس پیسے

اے عبداللطیف! تیرے پر ہزاروں رحمتیں کہ تو نے میری زندگی میں ہی اپنے صدق کا نمونہ دکھایا

شیخ عجم حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف آف کابل کے سوانح حیات

مرحوم نے مرکر میری جماعت کو ایک نمونہ دیا ھے اور درحقیقت میری جماعت ایک بڑے نمونہ کی محتاج تھی

محترم سید میر مسعود احمد صاحب مرحوم

(قسط نمبر 2)

افغانستان کے جنوبی علاقوں میں بغاوت اور حضرت صاحبزادہ صاحب کی پرحکمت کارروائی

افغانستان کی زازی، منگل، جدران اور چکنی اقوام ،کابل کی مرکزی حکومت کے خلاف بغاوت کرتی رہتی تھیں۔ منگل قبیلہ کی بغاوت کے دوران جب یہ شورش بہت زور پکڑ گئی تو امیر عبدالرحمٰن خان نے اپنے ایک رشتہ دار سردار شیریں دل خان کو اس کے رفع کرنے کے لئے لشکر دے کر بھجوایا۔ اس نے خوست آ کر بڑے رعب اور دبدبہ سے بغاوت فرو کرنا شروع کی۔ حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف صاحب نے ہر طرح اس سے تعاون کیا۔ سردار شیریں دل خان بھی آپ سے مشورہ اور مدد لیا کرتا تھا۔ بعض اوقات لڑائی کے دوران سرکاری فوج کو مشکلات کا سامنا ہوتا اور سردار صاحب پریشان ہو جاتے اور تذبذب میں پڑ جاتے کہ ان حالات میں کیا کارروائی کی جائے۔ ایسے موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب ایسی کارروائی کرتے کہ سردار صاحب کی عقل دنگ رہ جاتی۔ ایک مرتبہ ایک تنگ درہ میں سرکاری فوج اتری ہوئی تھی۔ جدران قبیلہ کے لوگ بڑی تعداد میں جمع ہو گئے اور فوج کو گھیرے میں لے لیا۔ رات کا وقت تھا جہاں بھی روشنی ہوتی قبائلی وہاں فائر کرتے اور کچھ لوگوں کو زخمی کر دیتے۔ آخر تمام روشنیاں اور آگیں بجھا دی گئیں۔ جدران قبیلہ کے لوگ قریب آ گئے اور گھیرا تنگ کر دیا۔ وہ لوٹ مار کرنا چاہتے تھے۔ سردار شیریں دل خان پریشان ہو گیا۔ اس موقعہ پر حضرت صاحبزادہ صاحب نے فوری کارروائی کی ہدایت دی۔ فوج کے چاروں طرف توپیں نصب کروادیں اور باغیوں پر فائر کرنے کا حکم دیا۔ باغی اس قدر بدحواس ہوئے کہ انہوں نے فرار کا راستہ اختیار کیا اور فوج محفوظ ہو گئی۔

اس طرح کی پرحکمت کارروائیوں سے وہ تمام قبائل جو کبھی بھی رعایا بن کر نہ رہتے تھے بالآخر مطیع ہو گئے۔ اس کام میں مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب شہید جو حضرت صاحبزادہ صاحب کے شاگرد تھے ساتھ شامل ہوتے تھے۔ جب امیر عبدالرحمٰن خان کو بغاوت کے فرو ہونے کی اطلاع ملی اور حضرت صاحبزادہ صاحب کے کردار سے باخبر ہوا تو اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب اور مولوی عبدالرحمٰن خان صاحب کے لئے سالانہ انعام کی رقم مقرر کئے جانے کا حکم دیا۔ سید احمد نور لکھتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب بندوق چلانے میں بہت ماہر تھے۔

(شہید مرحوم کے چشم دید واقعات" حصہ اول صفحہ 2 تا 4 اور صفحہ 13,12)

ڈیورنڈ لائن کا تصفیہ

امیر عبدالرحمٰن خان نے انگریزوں کے ساتھ سرحدات کی تقسیم کا معاہدہ 1893ء میں کابل میں کیا تھا۔ Sir Olaf Caroc نے اپنی کتاب "The Pathans" میں اس معاہدہ کے واقعات امیر عبدالرحمٰن خان کے حوالہ سے بیان کئے ہیں جن کا مختصر ذکر درج ذیل ہے:

امیر نے لکھا کہ ڈیورنڈ، پشاور سے کابل کے لئے 19 ستمبر 1893ء کو روانہ ہوا۔ کابل میں جرنیل غلام حیدر خان چرخی نے مشن کا استقبال کیا۔ ان کو میرے بیٹے حبیب اللہ خان کے مکان میں ٹھہرایا گیا۔ روایتی دربار کے بعد ہم نے جلد ہی معاملہ پر گفتگو شروع کر دی۔ ڈیورنڈ ایک ہوشیار سیاست دان تھا اور فارسی زبان خوب جانتا تھا۔ اس لئے گفتگو اچھے طریق سے ہونے لگی۔ میں نے اپنے میر منشی سلطان محمد خان کو پردہ کے پیچھے اس طرح بٹھا دیا کہ اسے میرے سوا کوئی نہ دیکھ سکا اس نے تمام گفتگو خواہ وہ انگریزی میں تھی یا فارسی میں لفظاً لفظاً لکھ لی۔ یہ کاغذات ہمارے ریکارڈ آفس میں محفوظ ہیں۔ ہمارے مابین سرحدات کا جو تصفیہ ہوا اس کی رو سے واخان، کافرستان، اسمار، لال پورہ کے مہمند علاقے اور وزیرستان کا ایک حصہ اور برمال میری حکومت میں شامل ہوئے اور میں نے چمن، چاغائی، بقیہ وزیری علاقہ، بلند خیل کرم، آفریدیوں کے علاقہ، سوات، باجوڑ، بنیر، دیر، چیلاس اور چترال پر اپنا دعویٰ چھوڑ دیا۔ انگریزی مشن 14 نومبر 1893ء کو کابل سے واپس چلا گیا۔ سرحد کے بارہ میں تمام غلط فہمیاں اور تنازعات ختم کر دئے گئے اور بعد میں اوپر بیان شدہ معاہدہ کے مطابق دونوں حکومتوں کے مقرر کردہ کمشنروں نے سرحد کی نشان دہی کر دی۔ اس طرح ایک عام امن اور اتفاق رائے عمل میں آ گیا۔ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا ہوں کہ یہ ہمیشہ جاری رہے۔

(ملخص از کتاب "The Pathans" صفحہ 382,381)

اس معاہدہ کے مطابق جب کرم اور پاڑا چنار کے پاس حد بندی ہوئی تو گورنمنٹ ہند کی طرف سے سر مارٹیمر ڈیورنڈ اور نواب سر عبدالقیوم خان آف ٹوپی نمائندے مقرر ہوئے او ر افغانستان کی طرف سے سردار شیرِ یندل خان گورنر سمت جنوبی اور حضرت صاحبزادہ سید محمد عبداللطیف کا تقرر ہوا۔

جب یہ کمیشن ضلع بنوں اور کوہاٹ کے علاقہ میں حد بندی کا کام کر رہا تھا تو انگریزوں نے ایک نقشہ پہلے ہی تیار کروایا ہوا تھا جس میں اس علاقے کی حدود کی نشان دہی کی ہوئی تھی۔ جب حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ نقشہ دیکھا تو انہیں معلوم ہوا کہ کابل کے معاہدہ کے خلاف سینکڑوں میل علاقہ ناجائز طور پر انگریزوں کے حوالہ کر دیا گیا ہے۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے اس نقشہ کے مطابق سرحد کی نشان دہی کرنے سے انکار کر دیا۔ جب یہ امر انگریز نمائندوں کو بتایا گیا تو انہوں نے اس غلطی کی درستی پر آمادگی کا اظہار کیا اور ایک نیا نقشہ تیار کروانے کا وعدہ کیا۔

سردار شیرِ یندل خان کی طبیعت میں غصہ بہت تھا لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب حلیم طبیعت کے تھے اس لئے مصلحتہً بعض اوقات حضرت صاحبزادہ صاحب ہی انگریزوں سے مل کر سرحد کی نشان دہی کا کام کیا کرتے تھے۔

سردار شیرِ یندل خان نے حضرت صاحبزادہ صاحب سے کہا جب تک ہمیں ترمیم شدہ صحیح نقشہ نہیں مل جاتا ہم اس زمین پر قابض نہیں ہو سکتے جو افغانستان کے حصہ میں آئی ہے۔ پرانے نقشہ کی بنا پر جھگڑا شروع ہو جائے گا۔ کچھ کرنا چاہئے۔ اس پر حضرت صاحبزادہ صاحب کچھ سواروں کے ساتھ پاڑہ چنار آئے اور یہاں کے انچارج انگریز افسر سے ملے۔ اس نے آپ کا بہت احترام کیا اور نیا نقشہ تیار کروا کر آپ کے حوالہ کر دیا۔

("The Pathans" مصنفہ Caroc ایڈیشن 1976ء آکسفورڈ یونیورسٹی پریس صفحہ 382,381 ''عاقبۃ المکذبین'' صفحہ 30 ''شہید مرحوم کے چشم دید واقعات'' حصہ اول صفحہ 2 تا 4)

سردار شیرِ یندل خان سے صاحبزادہ صاحب کے تعلقات

جب سردار شیرِ یندل خان سمت جنوبی کا حاکم ہو کر آیا تو اس کا رابطہ حضرت صاحبزادہ صاحب سے ہوا۔ اس نے آپ کا پراثر کلام سنا، آپ کے علم اور تقویٰ کا مشاہدہ کیا، آپ کی مہمان نوازی کی شان دیکھی اور آپ کی سیاسی اور فوجی بصیرت سے آگاہ ہوا تو ان باتوں نے اس کے دل پر گہرا اثر کیا۔ اُس کی خواہش یہ ہوتی تھی کہ حضرت صاحبزادہ صاحب ہمیشہ اس کے ساتھ رہیں اور وہ ان کی نیک صحبت سے متمتع ہوتا رہے۔ جب وہ کہیں جاتا تو حضرت صاحبزادہ صاحب کو گھر سے بلوا کر ساتھ لے جایا کرتا تھا۔ اس کو آپ سے ایسی محبت ہو گئی کہ آپ کے بغیر چین نہ آتا تھا اور ایک بچہ کی طرح آپ کے زیر سایہ رہتا تھا۔

حضرت صاحبزادہ صاحب فرمایا کرتے تھے کہ مجھے حکام کی صحبت پسند نہیں۔ یہ لوگ ظلمت میں زندگی بسر کرتے ہیں اور لوگوں پر ظلم کرتے ہیں۔ لیکن میں شیرِ یندل خان کے ساتھ اس لئے رہتا ہوں کہ جب غریبوں پر ظلم ہوتا ہے تو میری کوشش ہوتی ہے کہ لوگ اس کے پنجہ ظلم سے بچ جائیں۔ جب آپ شیرِ یندل خان کے پاس جاتے اور اس کی صحبت میں وقت گزارتے تھے تو اپنا کھانا ساتھ لے جاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ آپ لوگ حرام وحلال مال میں فرق نہیں کرتے اس لئے میں آپ کے ہاں کھانا نہیں کھاتا۔

ایک مرتبہ سردار شیرِ یندل خان نے بہت اصرار کیا کہ آپ اس کے ہاں چائے پئیں۔ ہندو تاجر اپنی خوشی سے ہمیں چائے کی پتی دیتے ہیں، ہم زبردستی ان سے نہیں لیتے اس لئے آپ کبھی کبھی اس کے ساتھ چائے پی لیا کرتے تھے۔

حضرت صاحبزادہ صاحب جن حکام سے ملتے تو ان کو نصیحت کیا کرتے تھے کہ تم کہتے تو یہ ہو کہ ہم شریعت کے مطابق عدل کے ساتھ حکومت کرتے ہیں۔ اگر یہ صحیح ہے تو رعایا تم سے ناراض کیوں رہتی ہے اور کس لئے تنگ آئی ہوئی ہے۔ شریعت تو اس قدر نرم ہے کہ اگر اس پر قائم رہ کر حکومت کی جائے تو حکومت انگریزی کے ماتحت رہنے والے ہندو بھی پکار اٹھیں کہ

کاش ہم پر یہ مسلمان حکومت کرتے۔ اس کے برعکس آپ کی اپنی رعایا تو یہ کہتی ہے کہ اگر انگریزی حکومت ہم پر ہوتی تو اچھا ہوتا۔

ایک دفعہ شیر یندل خان نے ایک کوٹھی بنوائی اور حضرت صاحبزادہ صاحب سے عرض کیا کہ اگر اس میں کوئی نقص نظر آئے تو بتائیں۔ آپ کچھ دیر خاموش رہے پھر فرمایا کہ میں کیا بتاؤں اگر کوئی نقص نکالوں گا تو آپ جبراً کسی کاریگر کو بلا کر درست کروالیں گے۔ اس وقت افغانستان میں کاریگروں سے بیگار لینے کا عام رواج تھا۔ جب آپ نے یہ بات کی تو باہر ایک نجار کھڑا ہوا تھا اس نے آپؑ کی بات سن لی۔ وہ حاضر ہوا اور عرض کی صاحبزادہ صاحب آپ نقص بتا دیں میں اپنی خوشی سے درست کردوں گا۔ تب آپ نے عمارت کے بعض نقائص بتائے۔

ایک دفعہ ایک غریب آدمی کا قاضی کے ساتھ تنازع ہوا۔ حاکم نے حضرت صاحبزادہ صاحب کو فیصلہ کے لئے مقرر کردیا۔ وہ آدمی تاریخ مقررہ پر حاضر ہوا اور صاحبزادہ صاحب سے لجاجت سے کلام کرنے لگا۔ اسے خوف تھا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب قاضی سے رعایت برتیں گے اور اس کے حق میں فیصلہ کر دیں گے۔ اس پر آپ جوش میں آگئے اور کہا کہ اگر کسی غریب ہندو کا گورنر کے ساتھ تنازع ہو اور اس کا مقدمہ پیش ہو تب بھی میں کسی کی طرفداری یا رعایت نہیں کروں گا۔

ایک بار گورنر نے ایک بوڑھے آدمی کو سزا دینے کے لئے بلایا۔ اس نے حکم دیا کہ اس بوڑھے کو لٹا کر بید ماریں جائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے خیال کیا کہ یہ بوڑھا اس سخت سزا کی برداشت نہیں کر سکے گا اور گورنر بھی غصہ میں ہے سزا دے کر ہی رہے گا۔ آپ نے اپنے ہاتھوں پر کپڑا لپیٹ لیا اور اس بوڑھے کے اوپر رکھ دئے تا کہ بید آپ کے ہاتھوں پر لگیں۔ گورنر نے یہ دیکھا تو اپنے بیٹے سے کہا کہ اس شخص کو باہر لے جا کر سزا دلوائے تا کہ حضرت صاحبزادہ صاحب نہ دیکھ سکیں۔ بیٹے نے اس خیال سے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب اسے سزا نہیں دلوانا چاہتے، اسے باہر لے جا کر چھوڑ دیا۔

ایک دفعہ خوست کے ایک جرنیل نے رعایا پر بہت مظالم کئے۔ لوگوں سے رشوت لی اور اطراف میں بہت سے لوگوں کے زبردستی ختنے بھی کروا دئے۔ ان کاموں سے فارغ ہو کر اس نے سیدگاہ کے قریب ڈیرہ آ لگایا۔ جمعہ کے روز اس نے پیغام بھجوایا کہ میرا انتظار کیا جائے تا کہ میں شامل ہوسکوں لیکن حضرت صاحبزادہ صاحب نے پرواہ نہیں کی اور وقت پر جمعہ شروع کر دیا۔ جرنیل خطبہ کے دوران پہنچا۔ بعد میں اس نے صاحبزادہ صاحب سے عرض کی میں نے دین کی بہت خدمت کی ہے۔ ختنے کروا کرا تنے لوگوں کو مسلمان بنایا۔ آپ نے فرمایا کہ خدمت دین کی ہے تو کیا ہوا۔ تم نے ظلم کیا، رشوت لی، غریبوں کی چمڑی اتاری، تمہارا لباس بھی حرام مال سے تیار ہوا ہے۔ اس میں نماز نہیں ہوتی۔ وہ جرنیل شرمندہ ہو کر خاموش سا رہ گیا۔

سردار شیر یندل خان کے علاوہ اس کے اہل وعیال بھی حضرت صاحبزادہ صاحب سے عقیدت رکھتے تھے۔ ایک مرتبہ حضرت صاحبزادہ صاحب سردار شیر یندل خان کے پاس بیٹھے تھے کہ اندرون خانہ سے ایک خادم کے ساتھ شیرینی کی ایک قاب آپ کے لئے بھجوائی گئی۔ آپ نے خوان پوش اٹھایا تو دیکھا کہ شیرینی کے اوپر ایک لفافہ پڑا ہے۔ آپ نے لفافہ کھولا تو اس میں ایک خط تھا جو سردار صاحب کی بیگم صاحبہ نے آپ کے نام لکھا تھا جس میں یہ تحریر تھا کہ آپ کی بڑی مہربانی ہوگی اگر آپ مجھے اپنی بیعت سے مشرف فرمائیں۔ حضرت صاحبزادہ صاحب نے یہ خط سردار شیر یندل خان کو دکھایا تو وہ بہت خوش ہوا اور کہا الحمد للہ ہمارے گھر والوں کو بھی خدا سے ملنے کا شوق پیدا ہوا۔

سردار شیر یندل خان کے دو بیٹوں کے نام معلوم ہو سکے ہیں۔ ایک کا نام سردار عطاء اللہ جان تھا جو امیر امان اللہ خان کے زمانہ میں خوست کا گورنر تھا۔ دوسرے کا نام سردار عبدالرحمٰن جان تھا جو امیر حبیب اللہ خان کا برادر نسبتی تھا۔ اس نے حضرت صاحبزادہ صاحب کی شہادت کے بعد جب آپ کی نعش پتھروں سے نکالی گئی تو کابل کے ایک قبرستان میں تدفین سے قبل آپ کا جنازہ پڑھایا تھا اور انہی دنوں میں احمدیت قبول کرلی تھی۔ اس کا مفصل ذکر آگے آئے گا۔

(''شہید مرحوم کے چشم دید واقعات'' حصہ دوم صفحہ 23,13,12,3 تا 26 والفضل انٹرنیشنل 23 جولائی 1999ء)

حضرت صاحبزادہ صاحب کی وجاہت اور بلند علمی وروحانی مقام

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''وہ امیر کابل کی نظر میں ایک برگزیدہ عالم اور تمام علماء کے سردار سمجھے جاتے تھے''۔

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 10)

اسی طرح فرمایا:

''یہ بزرگ معمولی انسان نہیں تھا بلکہ ریاست کابل میں کئی لاکھ کی ان کی اپنی جاگیر تھی اور انگریزی عملداری میں بھی بہت سی زمین تھی اور طاقت علمی اس درجہ تک تھی کہ ریاست نے تمام مولویوں کا ان کو سردار قرار دیا تھا۔ وہ سب سے زیادہ عالم، علم قرآن اور حدیث اور فقہ میں سمجھے جاتے تھے۔ اور نئے امیر کی دستار بندی کی رسم بھی انہی کے ہاتھ سے ہوتی تھی............ ریاست کابل میں پچاس ہزار کے قریب ان کے معتقد اور ارادتمند ہیں۔ جن میں سے بعض ارکان ریاست بھی تھے۔ غرض یہ بزرگ ملک کابل میں ایک فرد تھا۔ اور کیا علم کے لحاظ سے اور کیا تقویٰ کے لحاظ سے اور کیا جاہ اور مرتبہ کے لحاظ سے اور کیا خاندان کے لحاظ سے اس ملک میں اپنی نظیر نہیں رکھتا تھا اور علاوہ مولوی کے خطاب کے صاحبزادہ اور اخون زادہ اور شاہزادہ کے لقب سے اس ملک میں مشہور تھے اور شہید مرحوم ایک بڑا کتب خانہ حدیث اور تفسیر اور فقہ اور تاریخ کا اپنے پاس رکھتے تھے اور نئی کتابوں کے خریدنے کے لئے ہمیشہ حریص تھے اور ہمیشہ درس تدریس کا شغل جاری تھا اور صدہا آدمی ان کی شاگردی کا فخر حاصل کر کے مولویت کا خطاب پاتے تھے۔ لیکن باایں ہمہ کمال یہ تھا کہ بے نفسی اور انکسار میں اس مرتبہ تک پہنچ گئے تھے کہ جب تک انسان فانی اللہ نہ ہو یہ مرتبہ نہیں پا سکتا۔ ہر ایک شخص کسی قدر شہرت اور علم سے محجوب ہو جاتا ہے اور اپنے تئیں کچھ چیز سمجھنے لگتا ہے اور وہی علم اور شہرت حق طلبی سے اس کو مانع ہو جاتی ہے۔ مگر یہ شخص ایسا بے نفس تھا کہ باوجودیکہ ایک مجموعہ فضائل کا جامع تھا مگر تب بھی کسی حقیقت حقہ کے قبول کرنے سے اس کو اپنی علمی اور عملی اور خاندانی وجاہت مانع نہیں ہو سکی تھی''۔

(تذکرۃ الشہادتین روحانی خزائن جلد 20 صفحہ 47,46)

جناب قاضی محمد یوسف صاحب کا بیان ہے کہ امیر عبدالرحمٰن خان نے آپ کے متعلق ایک فرمان میں اپنے قلم سے لکھا ہے کہ کاش افغانستان میں آپ جیسے ایک دو عالم اور بھی ہوتے اور خوست کے تمام خوانین، وکلاء اور معتبرین کا آپ کے متعلق اقرار نامہ موجود ہے کہ حضرت صاحبزادہ عبداللطیف صاحب کو ہم پر ہر لحاظ سے فوقیت حاصل ہے اور انہیں ہم اپنا سرکردہ تسلیم کرتے ہیں۔

(''عاقبۃ المکذبین'' حصہ اول، مصنفہ جناب قاضی محمد یوسف صاحب صفحہ 30)

سید احمد نور بیان کرتے ہیں کہ: ''حضرت صاحبزادہ صاحب کو کئی ہزار حدیثیں یاد تھیں۔ امیر عبدالرحمٰن خان بھی اس بات کا معترف تھا کہ ہمارے ملک میں آپ ہی ایسے عالم باعمل ہیں جن کو اتنی حدیثیں یاد ہیں''۔

مصلح کا انتظار

سید احمد نور صاحب بیان کرتے ہیں کہ حضرت صاحبزادہ صاحب بڑے محقق انسان تھے............ آپ ہمیشہ یہ کہا کرتے تھے کہ یہ زمانہ اس بات کا تقاضا کرتا ہے کہ اس وقت کوئی مصلح مبعوث کیا جائے۔

مولوی شان محمد صاحب سے روایت ہے کہ حضرت صاحبزادہ صاحب، حضرت امام مہدی کے زمانہ اور علامات کا ذکر فرمایا کرتے تھے۔ فرماتے تھے زمانہ تو یہی ہے اب دیکھو خدا تعالیٰ کسے مامور کرتا ہے۔ بعض دفعہ یہ بھی فرماتے کہ حضرت امام مہدی کی علامات میں سے ایک یہ ہے کہ ان کے دانتوں کے درمیان کچھ فاصلہ ہوگا پھر مسکرا کر کہتے کہ فاصلہ تو میرے دانتوں کے درمیان بھی ہے مگر پتہ نہیں خدا کو کیا منظور ہے۔ آپ یہ باتیں اپنی خاص مجلسوں میں اپنے خاص خاص شاگردوں سے کیا کرتے تھے۔

(الفضل انٹرنیشنل 30 جولائی 1999ء)

قبول احمدیت

سیدنا حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں:

''جب خدا تعالیٰ نے زمانہ کی موجودہ حالت کو دیکھ کر اور زمین کو طرح طرح کے فسق اور معصیت اور گمراہی سے بھرا ہوا پا کر مجھے (دعوت حق) اور اصلاح کے لئے مامور............ فرمایا۔

پھر فرمایا:

''انہیں دنوں میں جب کہ متواتر یہ وحی خدا کی مجھ پر ہوئی اور نہایت زبردست اور قوی نشان ظاہر ہوئے اور میرا دعویٰ مسیح موعود ہونے کا دلائل کے ساتھ دنیا میں شائع ہوا تو خوست علاقہ حدود کابل میں ایک بزرگ تک جن کا نام اخوندزادہ مولوی عبداللطیف ہے کسی اتفاق سے میری کتابیں پہنچیں............ چونکہ وہ بزرگ نہایت پاک باطن اور اہل علم اور اہل فراست اور خدا ترس اور تقویٰ شعار تھے اس لئے ان کے دل پر ان دلائل کا قوی اثر ہوا اور ان کو اس دعویٰ کی تصدیق میں کوئی دقت پیش نہ آئی اور ان کی پاک کانشنس نے بلا توقف مان لیا کہ یہ شخص من جانب اللہ ہے اور یہ دعویٰ صحیح ہے۔ تب انہوں نے میری کتابوں کو نہایت محبت سے دیکھنا شروع کیا اور ان کی روح جو نہایت صاف اور مستعد تھی میری طرف کھینچی گئی۔ یہاں تک کہ ان کے لئے بغیر ملاقات کے دور بیٹھے رہنا نہایت دشوار ہو گیا............ جب وہ میرے پاس پہنچا تو میں نے ان سے دریافت کیا کہ کن دلائل سے آپ نے مجھے شناخت کیا تو انہوں نے فرمایا کہ سب سے پہلے قرآن ہے جس نے آپ کی طرف میری رہبری کی .... میں دیکھ رہا تھا کہ (دین) ایک مردہ کی حالت میں ہو رہا ہے اور اب وہ وقت آ گیا ہے کہ پردۂ غیب سے کوئی منجانب اللہ مجدد دین پیدا ہو............ انہیں دنوں میں یہ آواز میرے کانوں تک پہنچی کہ ایک شخص نے قادیان ملک پنجاب میں مسیح موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے اور میں نے بڑی کوشش سے چند کتابیں آپ کی تالیف کردہ بہم پہنچائیں اور انصاف کی نظر سے ان پر غور کر کے پھر قرآن کریم پر ان کو عرض کیا تو قرآن شریف کو ان کے ہر ایک بیان کا مصدق پایا''

(تذکرۃ الشہادتین، روحانی خزائن جلد 20 مطبوعہ لندن صفحہ 3 تا 11)

حضرت قاضی محمد یوسف صاحب بیان کرتے ہیں کہ:-

''جن ایام میں ڈیورنڈ لائن کے معاہدہ کے مطابق حد بندی کا کام ہو رہا تھا ان دنوں دونوں طرف کے نمائندے دن کو تو حد بندی کا کام کرتے تھے اور رات کو باہم ملاقات اور دعوتوں کی مجلسیں ہوتی تھیں جن میں مختلف موضوعات پر تبادلہ خیالات بھی ہوتا تھا۔ جب پاڑہ چنار کے علاقہ میں کام ہو رہا تھا تو پشاور کے ایک صاحب جن کا نام سید چمن بادشاہ تھا اور جو بطور محرر انگریزی وفد کے ساتھ منسلک تھے ان کی حضرت صاحبزادہ صاحب سے ملاقات ہوئی۔ انہوں نے آپ سے سیدنا حضرت مسیح موعود کے ظہور اور دعویٰ کا

باقی صفحہ 6 پر

تبصرہ کتب

عالمی شہرت یافتہ سائنسدان

عبد السلام

نام سوانح: عبدالسلام
مرتب: عبدالحمید چودھری
پرنٹر: نوید احمد
پبلشر: احمد سلام
مقام اشاعت: 8 کیمپٹن روڈ لندن SW15'6NW
صفحات: 486
ملنے کا پتہ: شکور بھائی ربوہ

جماعت احمدیہ کے مایہ ناز فرزند، نوبیل انعام یافتہ، خادم انسانیت اور عالمی شہرت کے حامل محترم پروفیسر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب نے اپنی زندگی میں متعدد علمی کارنامے سر انجام دیئے۔ آپ ایک سائنسدان تھے اور سائنس کے ذریعے قرآن کریم اور مذہب کی سچائی ثابت کی۔ آپ نے ساری دنیا میں خاص طور پر تیسری دنیا کے ممالک میں علم کو خوب پھیلایا اور 29 جنوری 1926ء کو روشن ہونے والا یہ چراغ 70 برس تک علم کی روشنی پھیلانے کے بعد بالآخر 21 نومبر 1996ء کو بجھ گیا۔

علمی دنیا کے منفرد اور نافع الناس وجود محترم ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زندگی میں اور ان کی وفات کے بعد ان کے بارے میں بہت کچھ لکھا گیا ہے اور ہمیشہ لکھا جاتا رہے گا انشاء اللہ۔ ان کی موحد شخصیت، تیسری دنیا کے مسلمانوں کی سائنسی ترقی کیلئے ہمہ وقت مصروف عمل وجود، سائنس کی کنہہ تک پہنچ کر خدائے واحد و یگانہ کی توحید کے ثبوت تلاش کرنے والے سائنسدان، دنیا کی بڑی سے بڑی یونیورسٹی کے پلیٹ فارم پر سائنس کے دقیق در دقیق موضوعات پر گہری تحقیقات پیش کرنے والے مفکر و دانشور اور سب سے بڑھ کر ایک مخلص احمدی ڈاکٹر سلام کی ذات پر متعدد کتب اور سوانحی خاکے مرتب کئے جا چکے ہیں۔ لیکن آپ کے بھائی مکرم عبدالحمید چوہدری صاحب کی مرتب کردہ زیرنظر سوانح عمری میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی زندگی کے ہر گوشے سے اس طرح پردہ اٹھایا گیا ہے کہ کوئی پہلو تشنہ نہیں رہا۔ یہ کتاب ترتیب دینے کے معاً بعد یعنی مورخہ 17 نومبر 1998ء کو عبدالحمید چودھری صاحب اللہ کو پیارے ہو گئے تاہم اس کتاب کے ذریعہ علمی دنیا میں ان کا نام ہمیشہ زندہ رہے گا۔

اس کتاب کا اہم دیباچہ محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت نے لکھا ہے جس میں انہوں نے ڈاکٹر صاحب کے وجود کو حضرت مسیح موعود کی ایک پیشگوئی کا مصداق ٹھہرایا ہے اور لکھا ہے کہ مرتب محترم ڈاکٹر سلام صاحب کے حقیقی بھائی تھے اس لئے انہوں نے آپ کی شخصیت کا قریب سے مطالعہ کیا اور پھر نہایت باریک بینی سے اپنے مشاہدات و تاثرات کو آئندہ نسلوں کیلئے ریکارڈ کر دیا جو اپنی ذات میں ایک عظیم کارنامہ ہے۔

اس کتاب کے مندرجات پر مختصری طائرانہ نظر ڈالی جائے تو کچھ اس طرح کا نقشہ ابھر کر سامنے آتا ہے۔ محترم ڈاکٹر سلام صاحب کی جائے پیدائش جھنگ کا تعارف، اس کا جغرافیائی پس منظر، تاریخی اہمیت یہاں کے اہم علاقوں اور چند نامور شخصیات کا تعارف ڈاکٹر صاحب کے نانا حضرت نبی بخش صاحب آپ کے والد حضرت محمد حسین صاحب اور ان کا قبول احمدیت، ان کی تربیت اولاد کے سنہری گر، ذکر الٰہی اور دعا، خطوط نویسی، والد اور والدہ ماجدہ کی شخصیت۔ ڈاکٹر صاحب کی پیدائش 29 جنوری 1926ء کو ہوئی۔ ابتدائی تعلیم جھنگ میں حاصل کی۔ میٹرک کا امتحان مارچ 1940ء میں دیا اور غیر منقسم پنجاب کی واحد یونیورسٹی میں اول آنے کا نیا ریکارڈ قائم کیا اور پھر ان ریکارڈز کا سلسلہ ہر شعبہ میں آخر تک جاری رہا۔ یورپ کی معروف یونیورسٹی کیمبرج میں 4 سال تک تعلیم اور پی ایچ ڈی کی ڈگری کا حصول، تعلیم مکمل ہونے کے بعد 1951ء تا 1953ء گورنمنٹ کالج لاہور میں ملازمت، کیمبرج یونیورسٹی میں 1954ء تا 1956ء ملازمت اور پھر امپیریل کالج لندن میں 1957ء تا 1993ء درس و تدریس کا سلسلہ جاری رہا۔ صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے اپنا سائنسی مشیر اعلیٰ مقرر کیا اور پاکستان میں سائنس و ٹیکنالوجی کی ترقی کیلئے ان کی کاوشوں کا آغاز ہوا۔ نظریاتی طبیعات کا بین الاقوامی مرکز (ICTP) ٹریسٹ اٹلی کی ضرورت، ترقیات اور ڈاکٹر سلام کی عظیم کاوشیں، ذرات، ان کی باہمی قوتیں اور وحدت کے تصور کا انقلابی نظریہ اور تحقیقات کی تفصیلات۔ نوبیل انعام ڈاکٹر سلام صاحب کو 1979ء کو دیا گیا۔ دسمبر 1979ء کو نوبیل انعام ملنے کے بعد حکومت پاکستان کی دعوت پر ڈاکٹر صاحب پاکستان تشریف لائے روزنامہ جنگ کے ایڈیٹر انچیف میر خلیل الرحمن نے ان کا خود انٹرویو لیا۔ ربوہ آمد اور احمدیوں کا فقید المثال استقبال۔ نوبیل انعام ملنے کے بعد دنیا بھر سے عزت افزائی۔ ٹریسٹ اٹلی میں بین الاقوامی مرکز برائے نظریاتی طبیعات کے قیام کے بعد تیسری دنیا کے ترقی پذیر ممالک میں سائنسی علوم کو فروغ دینے کے لئے تیسری دنیا کی اکیڈمی آف سائنسز کا تصور اور قیام۔ ڈاکٹر صاحب کے مختلف تحقیقی لیکچرز کا احوال، علی گڑھ مسلم یونیورسٹی کا خراج تحسین خلفائے احمدیت کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کی وابستگی، فدائیت اور اطاعت مثالی رنگ رکھتی تھی۔ اسی طرح ہر خلیفہ وقت نے آپ کو بہت محبت اور اپنائیت عطا فرمائی۔ ملکہ برطانیہ کی طرف سے ان کے لئے سر کا اعزازی خطاب۔ اپنی بیٹیوں کی نظر میں والد کی شخصیت۔ ڈاکٹر صاحب بطور ایک بھائی۔ تین بھائیوں کے تاثرات۔ آپ کا حضرت چوہدری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب کے ساتھ بہت گہرا تعلق تھا۔ ڈاکٹر پرویز ہود بھائی (فزکس ڈیپارٹمنٹ قائداعظم یونیورسٹی اسلام آباد) کی ڈاکٹر صاحب کی مدح میں سچی اور تلخ باتیں۔ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت کے چند مزید پہلو اور متفرق واقعات اور مداحوں کے چند مضامین، آخری بیماری وفات اور تدفین کی تفصیلات وغیرہ

ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی شخصیت پر یہ سوانح حیات جس کا خلاصہ اوپر درج کیا گیا ہے ایک مکمل اور مبسوط کتاب ہے۔ لیکن اگر ڈاکٹر صاحب کی ہمہ گیر علوم کی شش جہات تک پھیلی ہوئی شخصیت کو دیکھا جائے تو ان کی زندگی کے وسیع و عریض پہلوؤں کے سامنے یہ ایک معمولی سی کاوش ہے۔ ابھی اس نابغہ روزگار پر بہت سا کام ہونا باقی ہے۔ آنے والے مورخین ڈاکٹر صاحب کے عزیز و اقارب شاگرد اور احمدی احباب کو ان کی اس سوانح حیات کے ایک ایک باب پر کئی کئی کتب لکھنی ہیں۔

زیرنظر کتاب کے ٹائٹل پر ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی ایک خوبصورت تصویر آویزاں کی گئی ہے جس میں کوٹ زیب تن کئے دلفریب انداز میں مسکرا رہے ہیں۔ مضبوط جلد اور اعلیٰ کاغذ کے ساتھ ساتھ طباعت میں بھی یہ کتاب اپنی مثال آپ ہے۔ اللہ تعالیٰ عبدالحمید چودھری صاحب کی روح کو کروٹ کروٹ جنت نصیب فرمائے جنہوں نے دن رات کی محنت شاقہ کے بعد اس کو مرتب کیا اور اپنی زندگی میں ہی تکمیل تک پہنچایا۔ اس کتاب کی تدوین و اشاعت میں مدد کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ جزائے خیر عطا فرمائے۔ احمدی نوجوانوں سے درخواست ہے کہ ڈاکٹر صاحب کی شخصیت اور تحقیق پر مشتمل اس کتاب کا ضرور مطالعہ کریں اس سے ان میں ایک نیا ولولہ، نیا جذبہ اور نیا جوش پیدا ہوگا۔ اور وہ بھی مستقبل میں ڈاکٹر عبدالسلام صاحب کی طرح اپنی خداداد صلاحیتوں اور استعدادوں سے سائنس اور مذہب کو ایک ثابت کر کے سلامتی اور امن کے سفیر بن جائیں گے۔

(الف۔ شمس)

☆......☆......☆......☆

زمینی حقائق

کل رقبہ کرہ ارض
510,100,448 مربع کلومیٹر
196,949,980 مربع میل

کل رقبہ خشکی
149.041.182 مربع کلومیٹر
57,544,858 مربع میل
خشکی کا رقبہ کل کرہ ارض کے رقبے کا 29.22 فیصد ہے۔

کل رقبہ پانی (تری)
361,059,266 مربع کلومیٹر
139,405,122 مربع میل
تری کا رقبہ کل کرہ ارض کے رقبہ کا 70.78 فیصد ہے۔

زمین کا قطبی قطر 12,712 کلومیٹر 7,899 میل
زمین کا استوائی قطر 12,755 کلومیٹر
7,926 میل

زمین کا محیط (Polar)
40,008 کلومیٹر (24,860 میل)

زمین کا محیط (Equatorial)
40,076 کلومیٹر (24,902 میل)

زمین کی کمیت
6.59×10^{21} ٹن (5.882×10^{21} ٹن)

زمین کا حجم
2.6×10^{11} مکعب میل (1.08×10^{12} مکعب کلومیٹر)

زمین کی کثافت 5.52 (5.517) پانی = 1

زمین کا اوسط درجہ حرارت
50° فارن ہائیٹ۔ 15° سنٹی گریڈ

زمین کے چاند 1

زمین کا سورج سے اوسط فاصلہ
149,500,000 میل

زمین کی گردش محوری کا وقت
23 گھنٹے 56 منٹ 4.1 سیکنڈ

زمین کی گردش دوری کا وقت (سال کی لمبائی)
زمین 365 دن 5 گھنٹے 48 منٹ 46 سیکنڈ میں اپنا ایک دوری چکر پورا کرتی ہے جس سے ایک

سال مکمل ہوتا ہے۔

زمین کی اوسط عمر 4,600 ملین سال

جون 2000ء تک کرہ ارض پر آباد لوگوں کی تعداد (آبادی) چھ ارب تھی۔ اور آبادی کی گنجانی 444 افراد فی مربع کلومیٹر (115.4 افراد فی مربع میل) تھی۔ جبکہ 2020ء تک متوقع آبادی 7,493,272,000 افراد ہے۔

بقیہ صفحہ 4

ذکر کیا۔ اس میں حضرت صاحبزادہ صاحب نے بہت دلچسپی لی اور حضور کی کوئی تصنیف دیکھنے کی خواہش کی۔ یہ واقعہ غالباً 1894ء کا ہے کیونکہ ڈیورنڈ لائن کی حد بندی کا کام 29 مئی 1894ء سے شروع ہو کر 3 ستمبر 1894ء تک جاری رہا تھا۔

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو **دفتر بہشتی مقبرہ** کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ

مسل نمبر 36512 میں شاہد محمود خان ولد زاہد محمود خان قوم پٹھان پیشہ طالب علمی عمر 15 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 7-7-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/250 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شاہد محمود خان ولد زاہد محمود خان اسلام آباد گواہ شد نمبر 1 طاہر محمود خان ولد لطیف احمد خان صاحب ماڈل ٹاؤن لاہور گواہ شد نمبر 2 زاہد محمود خان والد موصی

مسل نمبر 36513 میں ثناء اللہ خان ولد چوہدری عمر دین قوم وڑائچ پیشہ وکالت عمر 69 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چشتیاں ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 30-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ اراضی رقبہ 64 کنال 2 مرلے واقع چک نمبر 11 فورڈواہ تحصیل چشتیاں مالیتی -/1200000 روپے۔ 2۔ مکان رقبہ 9 مرلے 8 سرسائی واقع جی بلاک چشتیاں مالیتی -/1000000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/10000 روپے ماہوار بصورت وکالت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ثناء اللہ خان ولد چوہدری عمر دین چشتیاں ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر 1 منصور احمد چٹھہ وصیت نمبر 30260 گواہ شد نمبر 2 میاں مقبول احمد ناصر ولد میاں عارف محمد چشتیاں

مسل نمبر 36514 میں آسیہ صدیقہ بنت نذر حسین قوم جٹ ملہی پیشہ طالب علمی عمر 27 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن دھکم پورہ ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 10-10-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات وزنی ایک تولے سات ماشے مالیتی -/15000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ آسیہ صدیقہ بنت نذر حسین دھکم پورہ شیخوپورہ گواہ شد نمبر 1 نذر حسین والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 محمد احمد یٰسین برادر موصیہ

مسل نمبر 36515 میں عطیۃ المنان بنت عبداللطیف شاہد قوم آرائیں پیشہ خانہ داری عمر 25 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میرپور خاص بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/11000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/200 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ المنان بنت عبداللطیف شاہد کنری ضلع میرپور خاص سندھ گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف شاہد والد موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 36516 میں رقیہ بیگم زوجہ عبداللطیف شاہد قوم شیخ پیشہ پنشنر عمر 64 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ حق مہر وصول شدہ -/4000 روپے۔ طلائی زیورات مالیتی -/18000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ رقیہ بیگم زوجہ عبداللطیف شاہد کنری گواہ شد نمبر 1 عبداللطیف شاہد خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 36517 میں عطیۃ المومن زوجہ عبدالوہاب رازی قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر 28 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کنری ضلع میرپور خاص سندھ بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ طلائی زیورات مالیتی -/130000 روپے حق مہر بذمہ خاوند محترم -/100000 روپے اس وقت مجھے مبلغ -/500 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ عطیۃ المومن زوجہ عبدالوہاب رازی کنری گواہ شد نمبر 1 عبدالوہاب رازی خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 عبدالسلام عارف وصیت نمبر 26599

مسل نمبر 36518 میں مبارک احمد شمس ولد نور احمد قوم آرائیں پیشہ معلم وقف جدید عمر 40 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن سدوکی ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/3500 روپے ماہوار بصورت الاؤنس مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد مبارک احمد شمس ولد نور احمد سدوکی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 1 محمود احمد خالد وصیت نمبر 30924 گواہ شد نمبر 2 مبارک احمد شاہ وصیت نمبر 18400

مسل نمبر 36519 میں ستارہ جمیل بنت میر جمیل احمد قوم کشمیری پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈیریانوالہ ضلع نارووال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 26-11-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامۃ ستارہ جمیل بنت میر جمیل احمد ڈیریانوالہ گواہ شد نمبر 1 میر شبیر احمد برادر موصیہ گواہ شد نمبر 2 میر ندیم احمد برادر موصیہ

مسل نمبر 36520 میں اقبال اختر زوجہ چوہدری سفیر احمد ممن قوم جٹ پیشہ ٹیچر عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جناح کالونی خانیوال بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 18-4-2003 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/8 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل

جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ طلائی زیورات وزنی 18 تولے۔ 2۔ ایک عدد پلاٹ رقبہ 10 مرلے واقع تحصیل چوک خانیوال۔ 3۔ مکان رقبہ 5 مرلے واقع جناح کالونی خانیوال۔ 4۔ بھینس مالیتی -/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/7000 روپے ماہوار بصورت تنخواہ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/8 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ الامتہ اقبال اختر زوجہ چوہدری سفیر احمد گھمن جناح کالونی خانیوال گواہ شد نمبر 1 چوہدری سفیر احمد گھمن خاوند موصیہ گواہ شد نمبر 2 غلام باری سیف وصیت نمبر 31359

مسل نمبر 36521 میں شبیر احمد ولد محمد سعید قوم جنجوعہ راجپوت پیشہ طالب علمی عمر 20 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اگہار کالونی کوٹلی ضلع آزاد کشمیر بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 25-9-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/300 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد شبیر احمد ولد محمد سعید اگہار کالونی کوٹلی گواہ شد نمبر 1 محمد قدیر ولد محمد ایوب کوٹلی گواہ شد نمبر 2 نصیر احمد برادر موصی

مسل نمبر 36522 میں بشیر احمد ولد جہان خان صاحب قوم وڑائچ پیشہ کاشتکاری عمر 68 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن شیخ پور وڑائچاں ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 2-12-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ زرعی زمین رقبہ ساڑھے سات ایکڑ مالیتی -/1500000 روپے۔ رہائشی مکان رقبہ 14 مرلے مالیتی -/200000 روپے۔ دو عدد پولٹری فارم شیڈ مالیتی -/150000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/40000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد بشیر احمد ولد جہان خان صاحب شیخ پور وڑائچاں گواہ شد نمبر 1 چوہدری احمد خان ولد چوہدری سلطان علی، علی پور ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 محمد انور عادل ولد ارشاد احمد شیخ پور وڑائچاں

مسل نمبر 36523 میں ارشد محمود چوہدری ولد حکیم غلام حیدر صاحب قوم گوندل پیشہ کاروبار عمر 35 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جھنڈیوال ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 24-10-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ مکان میں سے حصہ مالیتی -/100000 روپے۔ 2۔ بینک بیلنس -/412500 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/20000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد ارشد محمود چوہدری ولد حکیم غلام حیدر جھنڈیوال گواہ شد نمبر 1 طارق غنی بھٹی ولد عبدالغنی صاحب کھوکھر غربی ضلع گجرات گواہ شد نمبر 2 مظفر احمد ولد علی محمد کھوکھر غربی ضلع گجرات

مسل نمبر 36524 میں وقاص احمد ہاشمی ولد وسیم احمد ہاشمی قوم راجپوت پیشہ طالب علمی/کاروبار عمر 22 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن خالد آباد گجرات بقائمی ہوش و حواس بلاجبر و اکراہ آج بتاریخ 1-11-2003 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ -/2000 روپے ماہوار بصورت کاروبار مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جاوے۔ العبد وقاص احمد ہاشمی ولد وسیم احمد ہاشمی گجرات گواہ شد نمبر 1 یعقوب احمد بھٹی وصیت نمبر 26602 گواہ شد نمبر 2 چوہدری طارق محمود وصیت نمبر 25364

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

درخواست دعا

محترمہ امۃ السمیع صاحبہ اہلیہ مکرم پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب مرحوم لکھتی ہیں کہ میرے خاوند پروفیسر عبدالرشید غنی صاحب سابق ایڈیشنل وکیل المال اول تحریک جدید و معاون صدر مجلس انصاراللہ پاکستان کی وفات پر عزیز و اقارب کے علاوہ پاکستان اور دیگر ممالک سے بے شمار احباب جماعت نے بذریعہ خطوط و ٹیلی فون نیز خود آکر ہم سے تعزیت کی اور حوصلہ دیا۔ میں سب کی دل سے شکرگزار ہوں۔ ہر ایک کو الگ الگ لکھنا مشکل ہے۔ اللہ تعالیٰ سب کو جزائے خیر دے۔ میری درخواست ہے کہ مرحوم کی بلندی درجات اور پسماندگان کی حفظ و سلامتی کیلئے ضرور دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

مکرم افضال احمد باجوہ صاحب کارکن دفتر نظارت امور عامہ لکھتے ہیں خاکسار کے سسر مکرم چوہدری عطاء اللہ صاحب ولد مکرم بہاول خان صاحب آف گھٹیالیاں کلاں ضلع سیالکوٹ حال دارالعلوم وسطی ربوہ مورخہ 25 مئی 2004ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں بعمر 91 سال وفات پا گئے۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ مکرم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد مرکزیہ کے بہنوئی تھے۔ مرحوم کی نماز جنازہ مکرم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے پڑھائی اور تدفین بہشتی مقبرہ میں ہوئی، تدفین کے بعد مکرم راجہ منیر احمد صاحب نے دعا کروائی۔ مرحوم نے نور آئی ڈونرز ایسوسی ایشن مجلس خدام الاحمدیہ پاکستان کے تحت اپنے آنکھوں کے عطیہ کی وصیت کی ہوئی تھی۔ مکرم ڈاکٹر نوید احمد صاحب نائب صدر ایسوسی ایشن کی سربراہی میں آئی بنک کی ٹیم نے مورخہ 25 مئی 2004ء کو رات 12 بجے حصول عطیہ چشم کی کارروائی مکمل کی۔ مرحوم نے بیوہ کے علاوہ دو بیٹے اور 5 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب مرحوم کی درجات کی بلندی اور پسماندگان کے صبر جمیل کیلئے دعا کریں۔

فری پریکٹیکل سیمینار
طلباء و طالبات کے لئے
CCNA کا پریکٹیکل SWITCHES اور ROUTERS
کروایا جا رہا ہے 6 جون بروز اتوار صبح 10:00 تا شام 6:00 بجے تک
طلباء و طالبات CCNA کے متعلق معلومات اور پریکٹیکل کیلئے رجوع کریں
جاری کلاسز میں داخلہ
انگلش لینگوئج کلاس + کمپیوٹر کلاس
MCSE, جرمن لینگوئج کلاس, IELTS, TOEFL
M@CLS کالج روڈ ربوہ فون نمبر 212088

سانحہ ارتحال

مکرمہ مسعودہ خانم صدر صاحبہ حلقہ دارالیمن غربی لکھتی ہیں کہ میری والدہ محترمہ شریفاں بی بی صاحبہ زوجہ مکرم چوہدری نذیر احمد جٹ اٹھوال صاحب 12 مئی 2004ء بروز بدھ 74 سال کی عمر میں اپنے خالق حقیقی سے جا ملیں۔ ان کی نماز جنازہ 13 مئی بروز جمعرات محترم راجہ نصیر احمد صاحب ناظر اصلاح و ارشاد نے پڑھائی مرحومہ موصیہ تھیں مکرم بشارت محمود صاحب ایڈیشنل نائب ناظر اصلاح و ارشاد تربیت نو مبائعین نے قبر تیار ہونے پر دعا کرائی۔ مرحومہ بہت نیک بڑی مہمان نواز اور دردمند دل رکھنے والی اور بااخلاق خاتون تھیں۔ مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے اور چار بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں جو سب شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں۔ احباب کرام دعا کریں کہ خدا تعالیٰ میری والدہ کو جنت الفردوس میں جگہ عطا فرمائے اور میرے والد اور باقی سب کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

اعلان دارالقضاء

(مکرمہ عائشہ فرحت صاحبہ ترکہ قریشی مبارک احمد صاحب)

مکرم مصلح الدین صاحب ابن مکرم قریشی مبارک احمد صاحب و مکرمہ خولہ انجم صاحبہ بنت مکرم قریشی مبارک احمد صاحب مرحوم ساکنان کوارٹر نمبر 38 تحریک جدید ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے والد محترم قریشی مبارک احمد صاحب بقضائے الٰہی وفات پا گئے تھے۔ ان کے نام قطعہ نمبر 6/19 - دارالیمن برقبہ ایک کنال میں سے دس مرلے ان کے الاٹ شدہ ہے۔ لہٰذا یہ قطعہ ہماری والدہ محترمہ عائشہ فرحت صاحبہ بیوہ قریشی مبارک احمد صاحب کے نام منتقل کر دیا جائے۔ ہمیں اس پر کوئی اعتراض نہیں۔ ورثاء کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

(1) عائشہ فرحت صاحبہ بیوہ
(2) خولہ انجم بیٹی
(3) مصلح الدین پسر

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس منتقلی پر اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر اندر دارالقضاء ربوہ کو اطلاع دیں۔

(ناظم دارالقضاء ربوہ)

خبریں

ربوہ میں طلوع وغروب 5 جون 2004ء	
طلوع فجر	3:21
طلوع آفتاب	5:00
زوال آفتاب	12:07
وقت عصر	5:06
غروب آفتاب	7:14
وقت عشاء	8:53

گلگت میں کرفیو کے باوجود ہنگامے گلگت

میں کرفیو کے نفاذ اور پیراملٹری فورسز کی بھاری نفری کی تعیناتی کے باوجود پرتشدد ہنگامے اور توڑ پھوڑ ہوتی رہی۔ شہر کے اکثر علاقوں میں بھاری ہتھیاروں سے فائرنگ کی جاتی رہی۔ ایک شخص ہلاک اور پولیس اہلکاروں سمیت متعدد زخمی ہو گئے۔ تصادم فرقہ وارانہ ریلی روکنے پر ہوا۔ نصاب میں تبدیلی کے مسئلے پر اہل تشیع نے کفن پوش ریلی نکالی۔ آغا ضیاء الدین سمیت ایک درجن شیعہ رہنما گرفتار کر لئے گئے۔ مظاہرین نے شاہراہ قراقرم اور گلگت۔ سکردو شاہراہ بند کر دی۔ ریسٹ ہاؤس اور پولیس ٹریننگ سنٹر نذر آتش کر دیا۔ ہنزہ میں ڈیڑھ ہزار مظاہرین نے سرکاری املاک سمیت 4 گاڑیاں نذر آتش کر دیں۔ سکردو میں مسافر گاڑیوں پر پتھراؤ کیا گیا۔ احتجاجی ریلی کے مقررین نے کہا اپنے عقائد کے مطابق نصاب تعلیم ہمارا حق ہے۔

سندھ میں اپوزیشن کو حکومت کی پیشکش

مرکزی حکومت نے گورنر راج سے بچنے۔ امن وامان کے قیام، دہشت گردی کے خاتمے اور عوامی اعتماد کی بحالی کیلئے اپوزیشن کو سندھ میں شمولیت کی پیشکش کی ہے۔ پیپلز پارٹی کے ترجمان نے کہا ہے کہ بے نظیر نے یہ تجویز مسترد کر دی ہے۔ فوجی حکومت کو بحران سے نکلنے میں مدد نہیں دیں گے۔ ہیومن رائٹس کمیشن کی نگرانی میں نئے الیکشن کروائے جائیں۔ امین فہیم نے اپنے بیان میں کہا ہے کہ حکومت پیپلز پارٹی سے شرمانے کی بجائے اکثریت تسلیم کرے اور وزارت اعلیٰ کا عہدہ دے۔ پھر بات آگے بڑھائیں گے۔ مذاکرات کے دروازے بند نہیں کئے۔

انتہا پسندوں کا رحم وکرم امریکی صدر بش نے کہا ہے کہ مسلمانوں کو انتہا پسندوں کے رحم وکرم پر نہیں چھوڑ سکتے۔ دہشت گردی کے خلاف جنگ تہذیبوں کا تصادم نہیں۔ اسلامی تعلیمات رواداری پر مشتمل ہیں۔ اسلام بے گناہوں کے قتل کی اجازت نہیں دیتا۔ دہشت گرد مشرق وسطیٰ میں انتہا پسندوں کا اقتدار چاہتے ہیں۔ ایران اور شمالی کوریا کے خلاف عالمی برادری کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں۔

امریکی قرارداد کا ترمیمی مسودہ مسترد روس۔ فرانس۔ چین اور جرمنی سمیت سلامتی کونسل کے کئی ارکان۔ نے عراق کے حوالے سے امریکی قرارداد کا ترمیمی مسودہ بھی مسترد کر دیا ہے۔ فرانسیسی صدر نے کہا ہے کہ عبوری حکومت کو فوجی معاملات میں خودمختاری دینے کی ضرورت ہے۔ روس اور چین نے فرانسیسی موقف کی مکمل تائید کی ہے جرمنی نے کہا ہے مسودہ میں بہتر تبدیلی لائی جائے۔ نئے مسودہ میں اتحادی افواج اور عبوری حکومت کے درمیان تعلقات کی وضاحت نہیں کی گئی۔ امریکی وزیر خارجہ نے کہا ہے کہ 30 جون کو آزاد اور خودمختار عراقی حکومت قائم ہو جائے گی

فلپائن سلامتی کونسل کا صدر منتخب اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل کے صدر کا عہدہ رواں مہینے کیلئے فلپائن کے سفیر لارو ایل باجا نے سنبھال لیا ہے۔ نو منتخب صدر نے کہا کہ عراق پر بھرپور توجہ دیں گے۔

سپین کا بلند وقار شام کے صدر بشار الاسد نے کہا ہے کہ عراق سے فوج بلا کر سپین نے اپنا وقار بلند کیا ہے۔ سپین کے دارالحکومت میڈرڈ میں سپین کے وزیر اعظم کے ساتھ مشترکہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے انہوں نے کہا کہ سپینش فوج کی واپسی کا نہ صرف عراقی عوام نے خیر مقدم کیا ہے بلکہ مشرق وسطیٰ کے ان ملکوں نے بھی اس کو سراہا ہے جو فلسطین میں قیام امن کی کوششوں میں مصروف ہیں۔ سپین کے وزیر اعظم نے کہا کہ عراق کو خودمختاری دی جائے۔ ہم فوج واپس بلانے کے باوجود وہاں تعمیر نو کے کام میں مدد دینے کو تیار ہیں۔

ابوالقاسم الزہراوی (1013ء)

آپ مسلم قرطبہ کے نزدیک نئے تعمیر شدہ شہر الزہراء کے رہنے والے تھے۔ آپ قرون وسطیٰ کے سب سے عظیم سرجن، فزیشن، فارماسسٹ اور سائیکالوجسٹ تھے۔ آپ کا علمی شاہکار کتاب التصریف جو سرجری کے موضوع پر ہے وہ تیس جلدوں میں ہے۔ آپ نے یہ کتاب پچاس سال کی میڈیکل پریکٹس کے بعد قلم بند کی۔ اس میں آپ نے تیس کے قریب اوزاروں کی ڈایا گرام دی ہیں جو آپ نے سرجری کے دوران خود استعمال کی تھیں۔ اس کتاب میں آپ نے کٹاریکٹ کے آپریشن کا تفصیل سے ذکر کیا ہے۔ زخموں کو سینے کیلئے آپ نے ریشم کا دھاگہ استعمال کیا آپ نے ہیموفیلیا کا بھی ذکر کیا۔ مریضوں کیلئے دانت آپ نے خود جانوروں کی ہڈیوں سے بنائے یوں آپ نے آرتھوڈینٹسٹری کے فن کی بنیاد رکھی۔ آپ نے کان کے اندر صورت حال کا مشاہدہ کرنے کیلئے اوزار بنائے۔

مشہور ترجمہ نگار جیرارڈ آف کریمونا نے التصریف کا ترجمہ 1187ء میں لاطینی میں کیا۔ یہ ترجمہ 1497ء میں وی آنا سے چھاپہ خانے کی ایجاد کے بعد شائع ہوا، اس کے بعد تین ایڈیشن 1519ء، 1566ء اور 1597ء میں شائع ہوئے۔ عربی اور انگلش میں اس کا ترجمہ آکسفورڈ سے 1778ء میں J. Channing نے شائع کیا اور فرنچ ایڈیشن 1861ء میں منصۂ شہود پر آیا۔ لندن سے سرجری کے موضوع پر اس کا ضخیم حصہ M.S. Pink نے 1973ء میں شائع کیا اس کی ایک کاپی کوئینز یونیورسٹی، کنگسٹن کی میڈیکل لائبریری میں بھی موجود ہے۔ ابن سینا کی القانون کی طرح التصریف بھی پانچ سو سال تک یورپ کے میڈیکل کالجز کے نصاب میں شامل رہی۔

اعلان داخلہ

☆ پاکستان ائیر فورس نے پاکستان ائیرونائیکل کمپلکس کامرہ میں بحیثیت جونیئر ٹیکنیشن / کارپورل ٹیکنیشن شمولیت اختیار کرنے کا اعلان کیا ہے اس کے لئے رجسٹریشن 31 مئی تا 11 جون 2004ء ہوگی۔ مزید معلومات مورخہ 31 مئی 2004ء کی روزنامہ جنگ سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔ (نظارت تعلیم)

تلاش گمشدہ

☆ مکرم رشید احمد صاحب کارکن نظارت امور عامہ ربوہ لکھتے ہیں۔ میرا لڑکا موعود احمد مٹھو جو ذہنی امراض کے ہسپتال واقعہ ٹاؤن شپ لاہور میں داخل تھا۔ وہاں سے 26۔اپریل 2004ء سے گم ہو گیا ہے اگر کسی دوست کو ملے تو اطلاع دیں۔ ممنون ہوں گا۔

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
فی ڈبی -/30 روپے بڑی -/90 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:04524-212434,Fax:213966

چاندی میں الیس اللہ کی انگوٹھیوں کی قیمتوں میں حیرت انگیز کمی
فرحت علی جیولرز اینڈ ڈرائی ہاؤس
یادگار روڈ ربوہ فون: 04524-213158

کم قیمت ایک دام
اقصیٰ فیبرکس قدم بقدم
زنانہ ریڈی میڈ گارمنٹس اقصیٰ فیشن پوائنٹ
سستے برقعے اقصیٰ برقع ہاؤس
اقصیٰ چوک ربوہ (پروپرائٹر: محمد احمد طاہر کاہلوں)

Govt. LIC NO. ID 541
خوشخبری
U.K
خصوصی رعایتی ٹکٹ
سبینا ٹریولز
04524-211211-213716
0320-4890196 04524-215211
051-2829706-2821750
0300-5105594 051-2829652
www.airborneservices.com

سی پی ایل نمبر 29

زرعی وسکنی جائیداد کی خرید وفروخت کا با اعتماد ادارہ
الحمد پراپرٹی سینٹر اقصیٰ روڈ ربوہ
ملک غلام یٰسین۔ محمد نواز احمد ملک
Mob: 0320-4893942
دوکان: 04524-214681
رہائش: 04524-214228-213051

معیاری ہومیو پیتھک ادویات
○ جرمن ولوکل پوٹینسیاں، مدر ٹنکچرز
○ سادہ گولیاں، ٹکیاں، شوگر آف ملک
○ خالی ڈبیاں، ڈراپرز، بوتلیں
○ انگلش واردو ہومیو پیتھک کتب
○ جرمن پوٹینسی سے تیار کردہ بریف کیس
معیاری اور بارعائیت
کیور یو میڈیسن کمپنی انٹرنیشنل گولبازار ربوہ
فون: 213156 فیکس: 212299